دعا اور اس کے آداب

ناممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے — اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

تمہید

کہنے کو تو دعا ایک لفظ ہے ایک بالکل عام اور معمولی سا لفظ معلوم ہوتا ہے مگر اگر اس سہ حرفی لفظ کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے اور گہرے غورو فکر کی نظر سے دیکھا جائے تو اس لفظ کے نیچے ایک لامتناہی سمندر موجزن ہے۔یہ روحانیت سے پر ایک ایسا سمندر ہے جس کی تہہ میں بے شمار نعمتیں اور روحانی پھل موجود ہیں۔جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔اس روحانی سمندر میں وہ تمام کا تمام موادموجود ہے جو ایک انسان کو روحانیت سے معمور اور دین اور دنیا میں کامیاب اور کامران زندگی گذارنے کے لئے درکار ہوتا ہے۔دعا ایسی چیز ہے جو انسان اور خدا کے درمیان رابطہ کاکام دیتی ہے اور اس اصل اور حقیقی تعلق کو ظاہر کرتی ہے جو خدا اور اس کے بندے کے درمیان ازل سے موجود ہے دعا وہ واحد زینہ ہے جو انسان کو براہ راست خدا تعالیٰ کے دربار میں لے جاتا ہے۔

دعا کے معنی

الدعا کے معنی نداء کے ہیں۔مگر نداء کا لفظ صرف حرف نداء پر بولا جاتا ہے جبکہ ان کے بعد منادی مذکور نہ ہو۔لیکن دعا کا لفظ صرف اس وقت بولا جاتا ہے جب حرفِ نداء کے ساتھ منادی بھی مذکور ہو جیسے یا فلان۔ہاں کبھی یہ دونوں (دعا اور نداء) ایک دوسرے کی جگہ پر بھی بولے جاتے ہیں۔مثلاً قرآن مجید میں ہے کہ کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعاء و نداء۔مثال اس شخص کی سی جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ نہ سن سکے۔اور دعا بمعنی تسمیہ (نام رکھنا) بھی آجاتا ہے۔جیسے کہتے ہیں : دعوت ابنی زیدا۔میں نے اپنے لڑکے کا نام زید رکھا۔دعوتہ کے معنی سوال یا مدد طلب کرنا کے بھی آتے ہیں۔قرآن مجید میں ہے قالوا دع لنا ربک انہوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کیجئے گا۔

دعا کی فلاسفی اور ماہیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خداوند تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنے طرف کھینچتی ہے۔پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے خداوند تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جس سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔“

(برکات الدعا صفحہ

نمبر 5)

”ایک بچہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں اس کا ہر ایک تجربہ ہے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچ لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ نہیں کھینچ کر لا سکتیں ؟

(ملفوظات جلد نمبر

123)

"جس وقت بندہ کسی مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امیداور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتاہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کے طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل لونے کے لئے ضروری ہیں۔"

(برکات الدعا)

قرآن کریم و احادیث میں دعا کا تذکرہ

و قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین (سورۃ مومن رکوع نمبر 6)

تمہارا پروردگار تمہیں ہدایت فرماتا ہے کہ (جب بھی تمہیں کوئی ضرورت یا حاجت پیش آیا کرے) تم مجھے پکارا کرو میں تمہاری پکار کو سنوں گا اور قبول کروں گا لیکن وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں (اور ان کی گردنیں مجھے پکارنے کے لئے نیچے نہیں ہوسکتیں) وہ عنقریب ذلیل و رسوا ہو کر آگ کے عذاب میں داخل کئے جائیں گے۔

پھر فرماتا ہے:۔

و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون

(سورۃ بقرہ رکوع

نمبر 22)

یعنی اے رسول جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو توانہیں کہہ دے کہ میں (تم سب کے) قریب ہوں میں پکارنے والے کی آواز کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں (یعنی اسے قبول کرتا ہوں) مگر میرے بندوں

کو بھی چاہیے کہ وہ میری آواز پر کان دھریں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تا کہ وہ (انی دعاؤں میں) کامیابی کامنہ دیکھ سکیں۔

پھر فرماتا ہے:۔

ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لایحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وادعوہ خوفا و طمعا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین (سورۃ اعراف رکوع نمبر7)

یعنی اے لوگو ! اپنے رب کو ہر حال میں پکارا کرو خواہ تم تضرع اور گھبراہت کی حالت میں آہ و پکار کر رہے ہو اور خواہ ضبط اور صبر کی حالت میں خاموش ہو۔اگر تم اپنے خدا کو پکارنے میں تکبر سے کام لو گے تو جان لو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور تمھیں چاہیے کہ دنیا میں بعد اس کے کہ خدا نے اس کی اصلاح کا سامان پیدا کر دیا ہے فساد نہ برپا کرو اور اپنے خدا کو خوف اور طمع ہر حالت میں پکارتے رہو(یعنی خواہ تمھیں کسی مصیبت سے رہائی پانے کی خواہش ہو یا کسی بھلائی کے حاصل کرنے کی تمنا ہو ہر حال میں دعاکرتے رہو) بے شک خدا کی رحمت نیکی قائم کرنے والوں کے قریب ہے۔

اور دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال (سورۃ رعد رکوع نمبر 2)

یعنی بے شک خدا اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھو کہ ہر شخص کی دعا مقبول ہوتی ہے بلکہ خدا کا یہ قانو ن ہے کہ نا شکر گذار لوگوں کی دعائیں یا ان لوگوں کی دعائیں جو خدائی نظام سے باغی ہوں قبول نہیں ہوتیں بلکہ ہونہی ادھر ادھر بھٹک کر ختم ہو جاتی ہیں۔

نیز فرماتا ہے:۔

ان اللہ لا یخلف المیعاد (سورۃ آل عمران رکوع نمبر 1)

ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (سورۃ احزاب رکوع نمبر 8)

یعنی اللہ تعالیٰ کسی صورت میں اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا اور تم خدا کی سنت میں بھی کسی قسم کی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

اسی طرح حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

الدعاء مخ العبادۃ (ترمذی جلد ثانی کتاب الدعوات)

دعا کو عبادت میں وہ درجہ حاصل ہے جو ایک ہڈی میں گودے کو حاصل ہوتا ہے جو گویا ہڈی کی جان ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

لایرد القضاالا الدعاء (ترمذی جلد ثانی ابواب القدر)

یعنی دعا کو وہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدائی قضاو قدر کو بھی بدل دیتی ہے بعض اگر عام قانون و قدر کے ماتحت کوئی مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو ٹالدیتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

انہ یستجاب لاحدکم مالم یعجل فیقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی (مسند احمد جلد ثانی صفحہ نمبر 396)

یعنی دعا میں بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہے اور جب انسان جلد بازی سے کام نہیں لیتا تو وہ اپنی دعا کا پھل حاصل کرتا ہے۔ہاں اگر وہ خود تھک کر یہ کہنے لگ جائے کہ میں نے تو دعائیں کرکے دیکھ لیا ہے مگر خدا نے میری کوئی نہیں سنی تو پھر ایسے شخص کی دعا واقعی قبول نہیں ہوتی۔

پھر فرماتے ہیں:۔

اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن اللھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے سوال پر پختگی سے قائم ہو اور ایسے الفاظ استعمال نہ کرے کہ خدایا اگر تو پسند کرے تو میری اس دعا کو قبول کر لے کیونکہ خدا تو بہر حال اسی صورت میں قبول کرے گا کہ وہ اسے پسند کرے گا۔

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے مسئلہ دعا کے متعلق مندرجہ ذیل اصولی باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

ا۔ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حال میں خدا سے دعا کرتا رہے خواہ اسے خوف کی حالت در پیش ہو یا طمع کی۔یعنی خواہ وہ تنگی کی حالت میں ہو یا آرام کی حالت میں۔خواہ وہ کسی مصیبت سے بچنا چاہتا ہو یا کسی بھلائی کے حاصل کرنے کے درپے ہو۔

۲۔دعا ہر حالت میں ہونی چاہیے۔تضرع کی حالت میں بھی اور خفیہ حالت میں بھی۔یعنی اس وقت بھی کہ جب انسان پر اذکار کا ایسا ہجوم کہ وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکتا ہو اور اس وقت بھی کہ جب وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھکر صبر اور خاموشی کے ساتھ اپنی التجا کو پیش کر سکتا ہو۔

۳۔دعا کی قبولیت کے لئے نیکی اور طہارت اور خدا کی فرنبرداری اور عبودیت ضروری ہے۔جو لوگ خدا کی آواز پر کان دھرتے ہیں خدا بھی ان کی آواز کو زیادہ توجہ سے سنتا ہے۔

۴۔ناشکر لوگوں کی دعائیں جو خدا کے انعاموں پر شکر گذاری کا طریق اختیار نہیں کرتے نیز ان لوگوں کی دعائیں جو خدائی نظام کے باغی ہوں درجہ قبولیت کو نہیں پہونچتیں بلکہ صدائے صحرا کی طرح فضا میں گونج کر ختم ہو جاتی ہیں۔

۵۔دعا کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدائی قضاء کو بھی بدل سکتی ہے یعنی اگر خدا کے عام قانون قدرت کے ماتحت کوئی بات ہونے والی ہو اور پھر اس کا کوئی پاک بندہ اس سے اس بات کے ٹل جانے کی دعا کرے تو خدا تعالیٰ اپنی اس عام تقدیر کو بدل کر اپنے بندے کی دعا کے مطابق خاص تقدیر جاری کر دیتا ہے۔

۶۔مگر خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پس ایسی دعائیں جو اس کی کسی سنت یا وعدہ کے خلاف ہوں قبول نہیں ہوتیں۔

۷۔دعاکے لئے جلد بازی سم قاتل ہے بلکہ صبر اور استقلال کے ساتھ دعا میں لگے رہنا چاہیے جو لوگ کچھ وقت دعا کر کے پھر اس قسم کے الفاظ بولنے لگ جاتے ہیں کہ ہم نے دعا مانگ کر دیکھ لیا۔خداہماری دعا نہیں سنتا۔ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

۸۔دعا میں شک یا عدم یقین کے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں بلکہ یقین اور عزم کے ساتھ سوال کرنا چاہیے۔

۹۔خدا دعا کے قبول کرنے یا رد کرنے میں آزاد ہے۔اس پر کسی کا دباؤ یا جبر نہیں جب وہ کسی دعا کو قبولیت کے قابل خیال کرتا ہے تو اسے قبول کرتا ہے اور جب کسی قبولیت کے قابل نہیں سمجھتا تو اسے رد کر دیتا ہے۔

۱۰۔دعا تمام عبادتوں کی جان اور روح رواں ہے اورجو عبادت دعا سے خالی ہے وہ اس ردی ہڈی کی طرح ہے جو گودے سے خالی ہو۔

دعاؤں کا ہتھیار

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

”دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا کے ذریعہ سے ہوگا۔ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ خدا سے مانگتے ہیں۔خدا اس کو ظاہر کرکے رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں۔“

(سیرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی صفحہ نمبر 518)

حضرت مسیح موعود کی اقتدا میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

”انبیاء کے ہاتھ میں بھی ایک ہتھیار ہوتا ہے جسے دعا کہتے ہیں۔“ (حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 187)

”جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہیں لیتے وہ بد قسمت ہیں۔امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہیں وہ بھی دراصل دعاؤں سے باخبر ہیں “

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 186)

حضرت مسیح موعود ایک موقع پر فرماتے ہیں:۔

”ہمارا تو سارا دادومدار ہی دعا پر ہے۔دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا منتظر رہتا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 39)

دعاؤں کے ہتھیار۔ارشادات خلفائے احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی طاقتیں رکھیں ہیں خدا نے مجھے بار بار الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا دعا کے ذریعہ سے ہوگا۔ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کوظاہر کر کے رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔دعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں۔"

(سیرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی صفحہ نمبر 518)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:۔

"مظفر و منصور ہونے کا گر بتایا کہ ثابت قدم رہو اللہ کے حضور بہت دعا کرو یہ واذکرواللہ کثیرا کے معنی ہیں"

(حقائق الفرقان جلد دوم

صفحہ نمبر 267)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"جبکہ خدا نے اپنی مصلحتوں کے ماتحت ہمارے ہاتھوں اور ہمارے پاؤں اور ہماری زبانوں کو بند کیا ہوا ہے جب ایک طرف وہ یہ کہتا ہے کہ جاؤ اور حکومت وقت کیااطاعت کرو اور دوسری طرف یہ حکم دیتا ہے کہ گالیاں سنو اور چپ رہو تو ان حالات میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کیا صورت رہ جاتی ہے کہ ہم اپنے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں اور اس سے کہیں کہ ہمارے ہاتھوں کو روکنے والے اور ہماری زبانوں کو بند کرنے والے خدا! تو آپ ہماری طرف سے اپنے ہاتھ اور اپنی زبان چلا۔پھر کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے ہاتھوں سے زیادہ طاقتور ہاتھ بھی دنیا میں کوئی ہے اور اس کی زبان سے بھی زیادہ موثر کوئی زبان ہو سکتی ہے۔"

(روزنامہ الفضل 24اپریل1937ئ)

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"گالیاں سن کے دعا دو۔زبان سے جو اذیت پہنچائی جائے۔زبان اذیت نہیں پہنچانی۔ خاموش نہیں رہنا اور دل میں غصہ نہیں رکھنا بلکہ تمہارے دل میں ہمدردی اور پیار اور جوش مارے اور تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔جتنی شدت لسانی

ایذا کی ہو اس سے زیادہ شدت دعاؤں میں پیدا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعائیں کرتے رہیں۔دعائیں کرتے رہیں۔کرتے رہیں ۔کرتے رہیں۔“ (الفضل 19 فروری 2004ئ)

سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے ہجرت نازک موڑ پر 28اپریل 1984ء کو بیت المبارک ربوہ کے خطاب میں فرمایا:۔

”میں آپ کو صبر کی تلقین کرتا ہوں یاد رکھیں سب سے بڑی طاقت صبر کی طاقت ہے جو الٰہی جماعتوں کو دی جاتی ہے اور جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔صبر دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور دعاؤں میں قوت پیدا کرتا ہے اور الٰہی جماعتوں کا صبر روحانیت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 4مئی 1984ئ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آغاز خلافت سے مسلسل دعاؤں کی طرف احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی توجہ مبذول کروا رہے ہیں آپ نے اپنے پہلے خطاب میں فرمایا:۔

”احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں ، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت میں فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے(آمین)۔“

(الفضل 24 اپریل 2003ئ)

دعا برائے حفظ ما تقدم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

" انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل میں پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خداوند تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے پس پہلے سے دعا کرو تا کہ بچائے جاؤ۔بعض بلا اس طور پر آتی ہیں کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو آڑے وقت میں کام آتی ہے۔"

(ملفاظات جلد دہم صفحہ نمبر 123-122)

دعاؤں کی عادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیاکرتا۔"

(ملفوظات جلد سوم)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جہاں اسباب غیر موثر معلوم ہوں وہاںدعا سے کام لو۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 30)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"انسان کو چاہیے کہ دعاکرنے ۔دعاکی عادت ڈالے۔ اس سے کامیابیوں کی تمام راہیں کھل جائیں گی۔۔۔۔۔۔دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بھی دعاہی سے ہوتی ہے انسان بہت دعائیں کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے۔ دکھی ہے تو شفاء ہوجاتی ہے غریب ہے تو دولت مند۔مقدمات میں گرفتار ہو تو فتح یاب ، بے اولاد ہے تو اولاد والاہوجاتا ہے۔نماز روزے سے غافل ہے تو اسے ایسا دل دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت میں مستغرق رہے اگر کسل ہے تواسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے ،کاہلی سستی ہے تو اس سے بھی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکل کشا یہی دعا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 572)

سب سے عمدہ دعا

”سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکر گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا ہے اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ہماری یہ دعاہونی چاہیے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضا مندی ک راہ دکھلائے۔“

(ملفوظات جلد چہارم

30)

گناہ اور دعا

”گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے سے ہرگز باز نہ رہے۔دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا بر الگنے لگا۔جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 3)

تدبیر اور دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اورجاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تاکہ چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔“ (ایم الصلح)

پھر فرمایا:۔

"توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ سے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ (اے خدا)تو ہی اس کا انجام بخیر کر صد ہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد و تہ بالا کر سکتے ہیں ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں کامیابی اورمنزل مقصود پر پہنچا۔"
(الحکم 24مارچ1903ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"دعا کے یہ معنی نہیں کہ اسباب مہیا نہ کریں بلکہ جس قدر اسباب اپنی طاقت سے مہیا کر سکتے ہیں وہ تو کر لیں گو مگر چونکہ کئی باریک در باریک امور ہوتے ہیں اور کئی عجیب مواقع جو کامیابی میں سد راہ ہو جاتے ہیں اس لئے دعا کی جاتی ہے نیز صحیح اسباب مراد مندی کا علم بھی خدا کے فضل ہی پر موقوف ہے۔"
(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 517)

شفاعت اور دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مامور من اللہ کی دعاؤں کی کل جہان پر اثر ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی ایک باریک قانون ہے جس کو ہر ای شخص نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔۔۔۔شفیع کو قانون قدرت چاہتا ہے اس کو ایک تعلق شدید خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسرا مخلوق سے۔مخلوق کی ہمدردی اس میں اس قدر ہوتی ہے کہ یوں کہنا چاہیے کہ اس کے قلب کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ ہمدردی کے لئے جلد متاثرہو جاتا ہے اس لئے وہ خدا سے لیتا ہے اور اپنی عقد ہمت اور توجہ سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اور اپنا اثر اس پر ڈالتا ہے۔انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت کااور ذنوب کی کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے توجہ سب پر اثر کرتی ہے خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے کا نام اور (پتا) بھی یادنہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک طرف تو آنحضرت ﷺ کو فرمایا(۔)(توبہ : 183) تیری صلاۃ سے ان کو ٹھند پڑ جاتی ہے اور جوش و جذبات کی آگ سرد ہوجاتی ہے دوسری طرف فلیستحیبوالی (البقرہ:187)کا بھی حکم فرمایا ان دونوں آیتوں کو ملانے سے دعا کرنے اور دعا کرانے والے کے تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی پتہ

لگتا ہے کیونکہ صرف اس بات پت منحصر کر دیا کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جاوے اور نہ ہی علاج کا باعث ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جاوے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اصلاح کرتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ نمبر 353)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"شفاعت ایک قسم کی دعا ہے اور دعاکا موثر ہونا کل مذاہب تاریخ میں مسلم اور دعا کے لئے یا دعا کی قبولیت کے لئے گناہوں سے پاک ہونا ہرگز ہرگز شرط نہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ نمبر 576)

رقت والے الفاظ کی تلاش اتباع سنت ہے

"دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرن چاہئیں۔یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچان۔اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تاکہ دعامیں جوش پیدا ہو۔الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے۔حقیقت پرست بننا چاہیے۔مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیے۔مگر حقیقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ

نمبر338)

دعاؤں کے انکار کی سزا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الشعراء کے تعارف میں لکھا ہے۔

”جن انسان دعا کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی روحانی بیماریوں چمٹ جاتی ہیں۔اس سورۃ میں اسی کی مثال کے طور پر ان قوموں کا ذکر ہے جن سے دعا کے انکار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک فرمایا۔“ (قرآن کریم اردو صفحہ نمبر 625)

حضرت مسیح موعود اور دعا

دعا اور موت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ مت سمجھو کہ دعا صرف بک بک کا نام ہے بلکہ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔جیسا کہ پنجابی میں ایک شعر ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔“
(ملفوظات جلد دہم صفحہ نمبر 62)

اس قدر دعا جس کی حد نہیں

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرت نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ:۔

”میں نے آپ کے واسطے اس قدر دعا کی ہے جس کی حد نہیں۔“
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ نمبر 331)

دعا کے اوقات

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ:۔

”ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دعا کیا کریں۔ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اٹھنے میں اس کے لئے ہرج نہیں اور پھر جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے تو اس وقت ہم قبولیت کے ہیں۔نماز میں تکلیف نہیں سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ نمبر 367)

موت اختیار کرو

”دعا کے واسطے بہت سے لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ہر ایک کیلئے جو دعا کے واسطے لکھتا ہے دعا کرتا ہوں۔ لیکن اکثر لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ نمبر 387)

دعا سے غشی

”میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 303)

دعاکی لذت:۔

آج کل سخت گرمی پڑنے ار برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا،فرمایا:۔

”ایسے موقعہ پر نماز استسقاء کا پڑھنا سنت ہے۔میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگرمیرا ارادہ ہے کہ باہر جاکر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعاکروں۔خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے اس مطلب کے واسطے میں نے باغ میں اک چھوٹی سی(بیت) بنائی ہے جس کو۔۔۔۔۔۔الیست کہنا چاہیے۔۔۔۔۔۔“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ نمبر 416)

دعا کی اہمیت اور فضیلت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ ارشادات

روحانی خزائن جلد نمبر 1

”دعا ایک مجاہدہ اور کوشش ہے“

(صفحہ نمبر 568)

روحانی خزائن جلد نمبر 4

”دعاؤں میں۔۔۔۔۔۔تاثیرات ہیں۔“

(صفحہ نمبر 328)

روحانی خزائن جلد نمبر 6

”دعا۔۔۔۔۔ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔“

(صفحہ نمبر9)

”دعا۔۔۔۔باذنہ تعالیٰ۔۔۔۔۔عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 10)

”دعا۔۔۔۔معجزات انبیاء۔۔۔۔۔کا اصل اور منبع۔۔۔۔۔۔ہے۔“

(صفحہ نمبر 10)

”دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ۔۔۔۔۔۔کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔“ (صفحہ نمبر 11)

”دعا منجملہ اسباب عادیہ کے ہے جس پر ایک لاکھ سے زیادہ نبی اور کئی کڑور ولی گواہی دیتا چلا آتا۔“

(صفحہ نمبر 15)

روحانی خزائن جلد نمبر9

"دعا کرنا ہمیشہ نبیوں کا طریق اور صلحاء کی سنت ہے اور عین عبادت ہے۔"

(صفحہ نمبر 84)

روحانی خزائن جلد نمبر14

"دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے۔"

(صفحہ نمبر 230)

"دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔"

(صفحہ نمبر 230)

"دعا کرنے سے کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔یہی۔۔۔۔۔۔کہ وہ عالم الغیب۔۔۔۔۔۔کوئی احسن تدبیر دل میں ڈالے۔" (صفحہ نمبر 231)

"دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔" (صفحہ نمبر 240)

"دعا۔۔۔۔۔۔۔سے حل مشکلات ہے۔۔۔۔۔۔اطمینان اور حقیقی خوشحالی ہے۔"

(صفحہ نمبر 237)

"دعا میں مشغول۔۔۔۔۔۔حقیقی اور مبارک خوشحالی۔۔۔۔۔۔کی دولت عظمیٰ پاتے ہیں۔"

(صفحہ نمبر238)

"دعا کے ذریعہ سے۔۔۔۔۔۔یقین بڑھتا ہے۔" (صفحہ نمبر238)

"دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے۔" (صفحہ نمبر 239)

"دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں۔"
(صفحہ نمبر239)

"دعا۔۔۔۔۔۔سے خدا پہچانا جاتا ہے۔"
(صفحہ نمبر 239)

"دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں۔"
(صفحہ نمبر 239)

"دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی۔۔۔۔۔۔ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھنچتا ہے۔نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے۔"(صفحہ نمبر 241)

"دعا۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔ایک قوت کشش ہو اور۔۔۔۔۔۔دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نورا اترے۔" (صفحہ نمبر 241)

"دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔" (صفحہ نمبر 239)

"دعا سے الہام ملتا ہے۔۔۔۔۔۔ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہیں۔"
(صفحہ نمبر 239)

"دعا کرتا کرتا فنا کی حالت کو پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے۔"
(صفحہ نمبر 239)

"دعاؤں کے بعد دو طور سے نصرت۔۔۔۔۔۔ایک۔۔۔۔۔۔بلا کو دور کر دیتا ہے۔دوسرے۔۔۔۔۔۔بلا کی برداشت کے لئے فوق عادت قوت عنایت کرتا ہے۔"
(صفحہ نمبر 242)

"دعا سے ضرور نصرت الٰہی نازل ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔چار سبب ہیں (1)توحید میں پختگی ہو۔(2)ایمان قوی ہو۔ (3)علم اور حکمت زیادت پکڑے۔(4)معرفت الٰہی ترقی کرے۔

(صفحہ نمبر 242)

"دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے۔" (صفحہ نمبر 259)

"دعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو۔۔۔۔۔۔کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔"

(صفحہ نمبر 259)

"دعا کی قبولیت۔۔۔۔۔۔سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔"

(صفحہ نمبر 260)

"دعا۔۔۔۔۔۔وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح۔۔۔۔۔۔انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔"

(صفحہ نمبر 260)

"دعا کے ذریعہ سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔"

(صفحہ نمبر 260)

روحانی خزائن جلد نمبر19

"دعا کے لئے کھڑا ہو تو۔۔۔۔۔۔یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی۔" (صفحہ نمبر 21)

روحانی خزائن جلد نمبر20

"دعا ہی کے اس زمانہ میں فتوحات کے لئے آسمانی حربہ ہے۔"

(صفحہ نمبر 82)

"دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔"

(صفحہ نمبر 223)

"دعاوہ اکسیر ہے جو ایک مشک خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔" (صفحہ نمبر 223)

"دعاؤں میں بلا شبہ تاثیر ہے۔۔۔۔۔۔مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔اسیر رہائی پاسکتے۔۔۔۔۔۔اور ۔۔۔۔۔گندے پاک ہو سکتے ہیں۔"(صفحہ نمبر 243)

"دعا عبادت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے۔"

(صفحہ نمبر 254)

روحانی خزائن جلد نمبر21

"دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بکا اور صدق و صفا اور دل سے پر ہوں۔"

(صفحہ نمبر 33)

"دعا کرنے والا۔۔۔۔۔۔متقی ہو۔۔۔۔۔۔عقد ہمت۔۔۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔۔۔گویا ایک شخص کے زندہ کرنے کے لئے ہلاک ہو جائے۔" (صفحہ نمبر 227)

"دعا کروانا۔۔۔۔۔نہایت صدق اورکامل اعتقاد اور کامل ارادت اورکامل غلامی کے ساتھ دعا کا خواہاں ہو۔"

(صفحہ نمبر 227)

روحانی خزائن جلد نمبر 22

"دعا کا قبول ہونا۔۔۔۔۔۔ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔"

(صفحہ نمبر 234)

ملفوظات جلد اوّل

"دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔"

(صفحہ نمبر 28)

"دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں"

(صفحہ نمبر100)

"دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا سر چشمہ ہے۔"

(صفحہ نمبر 107)

"دعا ایک۔۔۔۔۔۔سرور بخش کیفیت ہے۔"

(صفحہ نمبر 129)

"دعاؤں کی قبولیت کا فیض ان لوگوں کو ملتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔"

(صفحہ نمبر 278)

"دعا ایک ایسی شے ہے کہ جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔"

(صفحہ نمبر 492)

"دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔"

(صفحہ نمبر 292)

ملفوظات جلد نمبر دوم

”دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔“

(صفحہ نمبر 150)

”دعا کے ساتھ۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ قضا و قدر کو بدل دیتا ہے۔“

(صفحہ نمبر166)

”دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔“

(صفحہ نمبر 184)

”دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو۔“

(صفحہ نمبر 194)

”دعا۔۔۔۔۔۔ایک قوت اور نور عطا کرتی ہے جس سے انسان بدی پر غالب آجاتا ہے۔“

(صفحہ نمبر 267)

”دعا آئندہ خطاؤں سے حفاظت کے لئے ہے۔“

(صفحہ نمبر 566)

”دعاؤں سے مقابلہ ہوگا۔۔۔۔۔۔جن سے مخالفوں میں روحانی تبدیلی ہوجائے گی۔“

(صفحہ نمبر 599)

”دعا میں ایک موت ہے۔۔۔۔۔۔انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے۔“

(صفحہ نمبر 630)

”دعا کے لئے جوش۔۔۔۔۔۔اضطرار اور اضطراب۔۔۔۔۔۔۔روح میں گداز قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔“ (صفحہ نمبر 707)

ملفوظات جلد سوم

”دعا نماز کا مغز اور روح ہے۔“ (صفحہ
نمبر 4)

”دعا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے عذاب کا ٹلنا ایک ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے او ر کروڑ ہا صلحاء انبیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے۔۔۔۔۔۔۔گواہ ہیں۔“

(صفحہ نمبر 25)

”دعا۔۔۔۔۔۔ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 28)

”دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔“

(صفحہ نمبر 31)

”دعا۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔“

(صفحہ نمبر 37)

”دعا کرو۔۔۔۔۔۔اگر وہ صاف دل ہے۔۔۔۔۔۔تو میری دعا اس کے لئے نور علی نور ہو گی۔“

(صفحہ نمبر 64)

”دعا۔۔۔۔۔۔خشک لکڑی کو بھی سر سبز کرسکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ دعائیں بہت کرو اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔“ (صفحہ نمبر 100)

”دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔“

(صفحہ نمبر 132)

”دعا ایسی شے ہے کہ۔۔۔۔۔۔آخر شیطان نے آدم پر فتح بذریعہ دعا پائی۔دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔“ (صفحہ نمبر 171)

”دعامیں لگ جاویں۔۔۔۔۔۔دعا ہی سے فتح ہے۔“

(صفحہ نمبر 190)

”دعا۔۔۔۔۔۔سے رد بلا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔وعید۔۔۔۔۔۔دعا سے بدل جاتے ہیں۔“

(صفحہ نمبر 201)

”دعا نہیں تو نماز بے فائدہ ،زکوۃ بے سود اوراسی طرح سب اعمال معاذاللہ لغو ٹھہرتے ہیں۔“

(صفحہ نمبر 202)

”دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 231)

”دعا وہ ہوتی ہے جو جامعہ ہو تمام خیروں کی اورمانع ہو تمام مضرات کی۔“

(صفحہ نمبر 309)

”دعا۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 389)

”دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں رقت ہو ،اضطراب اور گدازش ہو۔“

(صفحہ نمبر 397)

”دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔“

(صفحہ نمبر 403)

”دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔“ (صفحہ نمبر 521)

”دعا سے آخری فتح ہے۔۔۔۔۔۔شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اسے ہلاک کردیں گی۔“ (صفحہ نمبر 588)

”دعا۔۔۔۔۔۔کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔مخالف ،متکبر و سرکش آخر نامراد اورناکام ہوجاتے ہیں۔“
(صفحہ نمبر 559)

”دعا میں ایسی قوت ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔باطل کو ہلاک کر دے گی۔“
(صفحہ نمبر 561)

”دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بخشے کی ہونی چاہئے باقی۔۔۔۔۔۔اس کے اندر آجاتی ہیں۔“
(صفحہ نمبر 602)

”دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔“
(صفحہ نمبر 615)

”دعا ایک موت ہے۔۔۔۔۔۔اضطراب اور بیقراری۔۔۔۔۔۔۔تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔۔قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 616)

”دعا۔۔۔۔۔۔ہر مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔“
(صفحہ نمبر 615)

”دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطراب تک پہنچ جاتی ہے۔“
(صفحہ نمبر 618)

ملفوظات جلد چہارم

”دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہو گا۔“ (صفحہ نمبر 17)

”دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔“
(صفحہ نمبر 21)

”دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔“
(صفحہ نمبر 39)

”دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں۔۔۔۔۔۔راحت اور سرور مومن کوملتاہے۔“
(صفحہ نمبر 45)

”دعا میں۔۔۔۔۔۔۔قرب الٰہی ہے۔دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوجاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔“ (صفحہ نمبر 45)

”دعا۔۔۔۔۔۔قاتلوں کے سفاکانہ حملہ کو توڑتی ہے۔“
(صفحہ نمبر 47)

”دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے“
(صفحہ نمبر 54)

”دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے۔“
(صفحہ نمبر 60)

”دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔“
(صفحہ نمبر 148)

”دعا۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔“

(صفحہ نمبر 148)

”دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 148)

”دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔“

(صفحہ نمبر 148)

”دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔۔۔۔۔پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات آسان کر دے گا۔“

(صفحہ نمبر 149)

”دعا بہت عمدہ چیز ہے۔۔۔۔۔۔جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔“ (صفحہ نمبر 205)

”دعا بڑی زبردست اثر کرنے والی چیز ہے۔بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات ۔۔۔۔۔۔دور ہوتی ہیں۔“

(صفحہ نمبر 205)

”دعا۔۔۔۔۔دشمنوں کے منصوبے سے بچا لیتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 205)

”دعا۔۔۔۔۔سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے۔گناہ سے نجات دیتی ہے۔“ (صفحہ نمبر 205)

”دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں۔“

(صفحہ نمبر 205)

”دعا ایسی شے ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔امراض۔۔۔۔۔۔۔لاعلاج۔۔۔۔۔۔۔کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔“ (صفحہ نمبر 265)

”دعا کیا کریں ایک تورات کے تین بجے۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔“ (صفحہ نمبر 283)

”دعا کرنا ایک قسم کی موت کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔“
(صفحہ نمبر 300)

”دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے۔۔۔۔۔۔۔یہاں تک کہ دعا سے عمریں بڑھ جاتی ہیں۔“
(صفحہ نمبر 306)

”دعا۔۔۔۔۔۔پیغمبر خدا ﷺ۔۔۔۔۔غار حرا میں۔۔۔۔۔مانگتے تھے۔۔۔۔۔۔دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے۔“ (صفحہ نمبر 322)

”دعا کی عجیب عجیب تاثیریں۔۔۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔ہزار ہا خزائن معارف کے مخفی ہیں۔“
(صفحہ نمبر 325)

”دعاؤں میں لگے رہو اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو۔“
(صفحہ نمبر 380)

”دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔“
(صفحہ نمبر 386)

”دعا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعاہی ہے۔“
(صفحہ نمبر 533)

”دعا سے کام لیں۔۔۔۔۔۔بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں “

(صفحہ نمبر 663)

ملفوظات جلد پنجم

”دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔جو کچھ ہو گا دعا ہی ذریعہ سے ہو گا ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔“

(صفحہ نمبر 36)

”دعا میں۔۔۔۔۔۔استقامت شرط ہے۔“

(صفحہ نمبر 45)

”دعا بڑی شے ہے۔۔۔۔۔۔۔جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں“

(صفحہ نمبر 51)

”دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔“

(صفحہ نمبر 55)

”دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دل پگھل جاوے اور روح پانی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے۔کرب ، اضطراب۔۔۔۔۔۔صبر ہو تو دعا قبول ہو گی۔“

(صفحہ نمبر 93)

”دعائیں کرو۔۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ دعا کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔دعا کے ساتھ عذاب جمع نہیں ہوتا۔“ (صفحہ نمبر 107)

”دعا کرو مگر۔۔۔۔۔۔۔دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو“

(صفحہ نمبر 130)

"دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے۔" (صفحہ نمبر 132)

"دعا قبول نہیں اگر کسی۔۔۔۔۔۔۔ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے۔"
(صفحہ نمبر 170)

"دعا میں۔۔۔۔۔۔۔قبولیت نہیں۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔شخص بزرگ سے دعا کو سنے۔۔۔۔۔۔۔اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے۔" (صفحہ نمبر 182)

"دعا کرنی چاہیے کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی۔"
(صفحہ نمبر 239)

"دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے۔۔۔۔۔۔۔تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے۔"
(صفحہ نمبر 335)

"دعا کرنی چاہیے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ کی کامل محبت اور معصیت سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔طبعی نفرت ہو۔" (صفحہ نمبر 335)

"دعا ایک قسم کی موت ہے جس بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔"
(صفحہ نمبر 400)

"دعا کرتے کرتے۔۔۔۔۔۔۔دل پگھل جائے۔۔۔۔۔۔۔۔رقت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے۔" (صفحہ نمبر 400)

"دعا میں۔۔۔۔۔۔۔اپنی حالت کی پاک تبدیلی۔۔۔۔۔۔کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہیے۔" (صفحہ نمبر 456)

”دعا ایک ایسا ہتھیار۔۔۔۔۔۔ہے کہ انہوں نے کام بھی جن کو انسان ناممکن خیال کرتا ہے ہوجاتے ہیں۔“
(صفحہ نمبر 500)

”دعا کریں۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔۔تسلی کے سامان مہیا ہو جائیں۔“
(صفحہ نمبر 512)

”دعاؤں۔۔۔۔۔۔سے اللہ تعالیٰ۔۔۔۔لاعلاج۔۔۔۔۔مریض۔۔۔۔۔۔کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے۔“ (صفحہ نمبر 537)

”دعائیں کرتا رہے تا کہ۔۔۔۔۔۔نفس امارہ کی قیدیوں سے رہائی عطا کی جاوے یہ انسان کا سخت دشمن ہے۔“
(صفحہ نمبر 572)

”دعائیں کرو بیشک اردومیں ،پنجابی میں ،انگریزی میں ،قرآن اور ماثور دعاؤں کے بعد۔۔۔۔۔۔جس زبان میں چاہو مانگو۔“ (صفحہ نمبر 660)

”دعا کرو۔۔۔۔۔۔بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی۔۔۔۔۔۔ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔“
(صفحہ نمبر 561)

”دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اورخوش ہو جائے۔“
(صفحہ نمبر 561)

”دعا کی قبولیت کا بھی یہی راز ہے کہ انسان۔۔۔۔۔۔اپنی خواہشات ،ارادوں اور علموں کو ترک کر کے خدا میں فنا ہو جائے۔“ (صفحہ نمبر 500)

دعا کی فرضیت اور اس کے چار اسباب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خداوند تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار اسباب ہیں

(1) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع ہوکر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

(2) دوسری یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔

(3) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایاتِ الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔

(4) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفتِ الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور ثمرہ ہے۔“

(ایام الصلح۔روحانی خزائن جلد نمبر 14صفحہ نمبر 260-259)

دعا کا طریق

میں ترا در کے چھوڑ کر جاؤں کہاں؟ چین دل آرامِ جان پاؤں کہاؤں؟

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں کہاں؟ کس کے آگے ؟ اور پھیلاؤں کہاں ؟

اجتماعی دعائیں

اجتماعی دعائیں جب کی جاتی ہیں تو ان کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

”اب ہم مل کر اجتماعی دعا کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔الحمد للہ رب العالمین کا کثرت سے ورد کریں۔ساٹھ ستر ہزار بلکہ لاکھ کے قریب مرد و زن یہاں جمع ہوتا ہے ایک دفعہ اگر پانچ سیکنڈ میں الحمد للہ پڑھ رہے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک لاکھ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جارہی ہے مگر اس کا ایک تانتابندھا رہنا چاہیے۔ہر وقت الحمدللہ کا یہ ورد آسمانوں کی طرف بلند ہوتا رہنا چاہیے۔“

(جلسہ سالانہ کی دعائیں

صفحہ نمبر58)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

”لاکھوں آدمی جب مل کر دعا کرتے ہیں تو ضرور مقبول ہوتی ہیں اور اس وقت خصوصیت سے ایک جوش اٹھتا ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد سوم

صفحہ نمبر147)

اللہ تعالیٰ کی صفات سمجھیں

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

”اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات ہیں اور انسان کی ضرورت جس صفت ہو اسی کا نام لے کر دعا کرنے چاہیے۔جو شخص اس طرح دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔پس دوستوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو صحیح طور پر سمجھیں اور پھر دعا کریں اور اخلاص سے دعائیں کریں۔“ (الفضل یکم جون 1941ئ)

صبر کو انتہا تک پہنچا دو

”یاد رکھو کہ کوئی آدمی کبھی دعا سے حض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں لگا نہ رہے۔اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بد گمانی نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بد نصیب اور محروم نہیں ہوسکتے بلکہ یقینا و اپنے مقصد میںکامیاب ہوتے ہیں۔خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔میں کہتا ہو ں کہ اگر کوئی

بے صبر ی کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔“
(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 206) آداب دعا۔ارشادات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہو گا اگر تھک جاوے تو نرمی ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خداتعالیٰ سے بد ظن ہو کر سلب ایمان کر بیٹھے گا۔“
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 17)

”نرمی دعا خدا کا منشاء نہیں بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے اسباب سے کام لے اسباب سے کام نہ لینا اور نرمی دعا سے کام لینا یہ آداب دعا سے نا واقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نری اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئ محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم

صفحہ نمبر 148)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکچر لاہور میں فرماتے ہیں:۔

”۔۔۔۔۔۔۔۔۔جابجا قرآن مجید میں دعا کی ترغیب دی ہے اور مجاہدہ کی طرف رغبت دلائی ہے جیسا کہ فرمایا ۔(المومن :61)یعنی دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں۔“

اور پھر فرمایا:۔

آداب دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتداء بھی دعا سے کی ہے اور پھر اسکو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔“

دراصل حضورؑ کا اشارہ سورۃ فاتحہ اور آخری سورۃ کی طرف ہے۔چانچہ ہم جب ان سورتوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں غور کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل آداب دعا سے ہمیں واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

پہلا ادب

دعا کا پہلا ادب الحمد للہ رب العالمین سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرنے والا ہاتھ اٹھاتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد سچے دل کے ساتھ بیان کرے تا اسے یہ معلوم ہو کہ اس کا معبود کس حسن و احسان کامالک ہے اور کتنے بڑے خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اوروہ کتنی عظیم ہستی جس کے آگے اس نے عاجزی ، شکستگی اور درماندگی کے ساتھ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اب بندہ جوں اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر غور کرے گا اس کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا خوف پیدا ہوگا جس کے نتیجے میں وہ اپنی درماندگی و بے چارگی سے واقف ہو کر اباء و استکبار سے کنارہ کش ہو جائے گا اور اسے وہ تذلل اور عاجزی میسر آئے گی جس کے بغیر انسان فیضانِ الٰہی سے بوسیلہ دعا حصہ نہیں پاسکتااور جب اسے یہ علم ہوجائے گا کہ اللہ جمیع صفات سے متصف اور تمام نقائص سے منزہ ہے تو اس کے اندر امیدوار اور یقین کی وہ کرن روشن ہوگی جس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوا کرتی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وادعوا ربکم خوفا و طمعا یعنی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے دعائیں مانگا کرو۔

دوسرا ادب:۔

دوسرا ادب یہ معلوم ہوا کہ ہمارا خدا رب العالمین یعنی تمام عالم اس کی پرورش کے محتاج ہیں۔اسی طرح عالم جسمانی و روحانی کی بھی وہی پرورش کرتا ہے پس اگر میں کمزور اور سرسے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں تو ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔مجھ گنہگار کا رب بھی وہی رب العلمین ہے کہ جو قدرت رکھتا ہے مجھ جیسے گندے اور

نالائق انسان کو اپنی ربوبیت کے صدقے طرفۃ العین میں پاک و صاف کر دے اور چونکہ عالم ارواح کا بھی رب ہے اس لئے اس پردگار عالم نے روح کی پاکیزگی کے لئے دعا کو ہی وسیلہ بتایا ہے پس چاہیے کہ کتنی ہی عملی حالت کمزور کیوں نہ ہو اس رب العلمین پر یقین اور بھروسہ رکھا جائے کہ وہ اس حالتِ اسفل کو اعلیٰ حالت میں بدل سکتا ہے۔

تیسرا ادب:۔

پھر اس سے آگے فرماتا ہے کہ کہو الرحمنکہ وہ رحمن ہے یعنی بن مانگے جو دو سخا کرنے والا ہے۔پس جب خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے پہلے ہی وہ تمام سامان اپنی صفتِ رحمانیت کے نتیجہ میں عطا فرما دئے ہیں جن کی اس کے جسم و جان کو ضرورت تھی تو کیا اس نے اس کی روحانی زندگی کے لئے کوئی سامان نہ کیا گیا ہو گا ؟ چناچہ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کے اندر عشق حقیقی کی تڑپ رکھی ہے اس کا سامان بھی اسی صفت کے تحت محض اپنے فضل و کرم سے کر دیا اور دعا کرنے والا خوب جانتا ہے کہ کمزور اور ضعیف انسان اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس کے فضلوں کو جذب نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی ایسے عمل کی توفیق پاسکتا ہے جو مقبول درگاہِ ایزدی ہو اس لئے دعا کرنے والا درماندہ نہ ہو اور نہ تھکے ہارے بلکہ اس کی صفتِ رحمانیت سے حظ اٹھانے کے لئے اس کے در تکا رہے۔

چوتھا ادب:۔

چوتھا ادب صفت رحمیت میں جلوہ گر ہے فرمایا تمہارا خدا ’’الرحیم‘‘ ہے یعنی سچی محبت کا بدلہ دیتا ہے اور بار بار رحم فرماتا ہے پس تم ہاتھ پاؤں توڑ کر نہ بیٹھو بلکہ جدوجہد اور کوشش کرو۔خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر افتاں و خیزاں قدم زن رہو۔اپنے دلوں میں خلوص اور صدق پیدا کر کے نیک اعمال بجا لاؤ اور اخلاقِ سیئہ سے اپنے تئیں ہر دم بچاتے رہو۔تب صفتِ رحیمیت کے تحت اللہ تعالیٰ کے انوار سے متمتع ہو گے۔

پانچواں ادب:۔

’’مالک یوم الدین‘‘صفت میں پانچواں ادب پنہاں ہے یعنی فرمایا ہے کہ وہ خدا جزاء و سزا کے وقت کا مالک ہے۔اس دنیا میں بھی تم اس کا نمونہ دیکھتے ہو لیکن کامل جزاء و سزا قیامت کے دن سے متعلق ہے۔جب انسان اس پر

غور کرتا ہے کہ ایک دن اس نے اپنے رب کے حضور حاضر ہوناہے تو اس کے اندر وہ حقیقی ندامت پیدا ہوتی ہے کہ مومن کا دل پگھل کر پانی کی طرح بہنے لگتا ہے۔اور اس کی روح ربی ربی پکارتے ہوئے آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔

چھٹا ادب:۔

اس کے بعد وہ وقت آتاہے کہ تمام کثافتیں بہت حد تک نرم پڑ کر ڈھلنا شروع ہوتی ہیں اور عبودیت کارنگ چڑھنا شروع ہوتا ہے تن ایک سعید انسان صدق دل کے ساتھ ''ایاک نعبد و ایاک نستعین'' کانعرہ بلند کر کے اپنی عبودیت کے مقام کو سمجھتاا ور اس کا اظہار کرتاہے اور اپنے معبود حقیقی کو شناخت کرتے ہوئے اس کی پرستش کو لازم کرتا ہے۔یہاں یہ ادب سکھایا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ تمہاری مدد نہ کرے تم اس صاحب صفات کاملہ اور مبداء فیض دے سچے پرستار بھی نہیں بن سکتے اس لئےایاک نعبدکے ساتھ ایاک نستعینبھی کہو! یعنی بے شک تو ہی ہمارا معبود حقیقی ہے پس اے ہمارے معبود!اے ہمارے مطلوب ! تو ہمارا ہتھیار بن اوران بتوں کو خود اپنے ہاتھ سے توڑ ڈال جو ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہیں کہ تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ ہم ان بتوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

ساتواں ادب:۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین میں دعاکا ساتواں ادب سکھایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اے خدا تو ہمیں صراط مستقیم دکھا اور پھر ہمیشہ اس پر قائم بھی رکھنا۔اس راستہ پر جس پر ہم سے پہلے لوگ چل کر تیرے انعامات حاصل کرتے رہے لیکن ان لوگوں کے راستہ سے بچانا جومغضوب اور ضال ہوگئے تو ان آیاتِ مبارکہ میں بلند روحانی ترقی کے مدارج کے حصول کی ترغیب دلائی ہے کہ نعمتِ نبوت، نعمت صدیقیت، نعمت شہادت اور نعمت صالحیت طلب کرتے رہو۔چونکہ ہم رب العالمین ہیں اس لئے ہر عالم ہر زمانہ اور ہر قوم کی ربوبیت ہمارے ہاتھ میںہے۔یہ نہیں کہ پہلے زمانہ اور پہلی قوموں پر تو ہم نے انعام و اکرام کئے ہوں اور اب یہ دروازہ بند کر دیا ہوبلکہ تم صدق سے مانگو تمہیں بھی دیا جائے گا۔کیونکہ اگر ہم نے نعمتوں کے دروازے بند کر دئے ہوتے تو پھر ہم تمہیں کیوں سکھاتے کہ پنجگانہ نمازوں میں بڑے التزام کے ساتھ ہم سے وہ تمام انعام و اکرام طلب کرو جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کئے گئے ہیں۔

قبولیت دعا

قبولیت خدا کی طرف سے آتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”دعاؤں میں جو رو بخدا ہو کر توجہ کی جاوے تو پھر ان میں خارق عادت اثر ہوتا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دعاؤں کی قبولیت خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور دعاؤں کے لئے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دوسرے اوقات میں نہیں۔اسی طرح پر دعا کے لئے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جب کہ ان پر قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔“

)ملفوظات جلد

چہارم 309)

قبولیت دعا کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی عادت

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے دعا کے مضمون کو خوب کھولا ہے۔بعض اوقات جس رنگ میں ای بندہ اپنے رب سے مانگ رہا ہوتا ہے اس رنگ میں ہی بعینہ اس کو مل جاتا ہے اور بعض اوقات جس رنگ میں ایک بندہ اپنے مالک سے التجا کر رہا ہوتا ہے بعینہ رنگ میں اس کو نہیں ملتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی قضاء قدر نازل کرتا ہے۔اس امر کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ہوتی ہے۔جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

”خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی دعا سنتا ہے(۔)ایسا اس لئے کیا کرتا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کرے یقین اور معرفت میں اس کو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کرکے اپنی رضا کی اس کو خلعت بخشے اور اس کا مرتبہ بڑھا دے اور اس سے محبت کرکے ہدایت کی راہوں میں اس کو ترقی دیوے۔“

(بدر 9

اگست1906ئ)

قبولیت دعاکے اصول

قبولیت دعاکے بہت سے اصول ہیں چند ایک اصول درج ذیل ہیں:۔

از قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر کبیر میں سورۃ فاتحہ سے جن اصولوں کا استنباط کیا ہے ان کا ملخص بیان کرتاہوں

ا۔جس مقصد کیلئے دعا کی جائے وہ نیک ہو۔

۲۔وہ دعا ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے دوسرے بندوں کافائدہ ہو یا کم سے کم ان کا نقصان نہ ہو۔

۳۔اس میں اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو جنبش دی گئی ہو۔

۴۔اس دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت سے بھی ہو۔

۵۔اس دعا میں اللہ تعالیٰ صفت ملک یوم الدین بھی پیش نظر ہو۔

۶۔ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔

۷۔ایسا شخص خداتعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو۔

قرآن کریم سے جن اصولوں کا استنباط ہوتاہے وہ درج ذیل ہیں:۔

ا۔وہ دعا جو رمضان المبارک میں کی گئی ہو

۲۔ایسا شخص خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند ہو۔

۳۔ایسے شخص کو خدا تعالیٰ پر پورا یقین اور کامل ایمان حاصل ہو۔

از احادیث:۔

قبولیت دعا کے اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

”لا یزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ ماالاستعجال قال یقول قد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستعسر عند ذلک و یدع الدعائ“ (مسلم جلد نمبر 2 کتاب الذکر و الدعا)

۱۔وہ دعا جس میں کسی گناہ کی خواہش نہ کی گئی ہو۔

۲۔وہ دعا جس میں کسی خونی رشتہ کے ٹوٹنے کی خواہش نہ کی گئی ہو۔

۳۔وہ دعا جس کا کرنے والا جلد پسند نہ ہو ادھر دعا کی اور ساتھ ہی اس کے قبول ہونے کا متمنی ہو۔

دیگر اصول:۔

ان اصولوں کے علاوہ دیگر اصول درج ذیل ہیں۔

۱۔خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف نہ ہوں۔

۲۔ قانونِ قدرت کے مخالف نہ ہوں۔

۳۔خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کے خلاف نہ ہوں۔

۴۔ قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف نہ ہوں۔

۵۔ آنحضرت ﷺ کے خلاف نہ ہوں۔

۶۔اسلام کے اخلاقی نظام سے نہ ٹکراتی ہوں۔

۷۔خدا تعالیٰ کی کسی مصلحت کے خلاف نہ ہوں۔

دعا کی برکات

دعا عام انسان کے پاس عموما اور مظلوم اور دکھی دل کے ہاتھ میں خصوصا ایسا ہتھیار ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ دعا بڑی طاقت والی شے ہے اور دعا اس قدر طاقت اور اثر رکھتی ہے کہ وہ پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتی ہے۔ صمیم قلب سے نکلی ہوئی دعا سے سمندر کے طوفان بھی تھم جاتے ہیں۔دعا کی بے شمار برکات ہیں مگر یہاں پر چند ایک برکات کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

(1) دعا کرنے سے ایک فیض حاصل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمر بخشتا ہے۔

(2) دعا کی برکات سے ہم دین اور دنیا سنوار سکتے ہیں۔

(3) دعا ناممکن کام کو ممکن میں بدل کر رکھ دیتی ہے۔

(4) دعا کے طفیل بیماری سے شفا حاصل کی جاسکتی ہے۔

(5) دعا ایک نعمت ہے اور وہ یہ نعمت ہے جو دعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے وہ کبھی کم نہیں ہو گی اور نہ ہی اس پر کسی قسم کا زوال آئے گا۔

(6)دعاکے ذریعے سے ہم بخشش طلب کر سکتے ہیں اور اپنے تمام دینی اور دنیاوی مسائل حل کر سکتے ہیں۔نیز دعا تریاق ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔

(7) دعا پانے اندر ایک روحانیت کا عنصر رکھتی ہے اور حصول فضل و رحم کا وسیلہ صرف اور صرف دعا ہے۔

(8) دعا ،صدقات اور خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

حرف آخر

الغرض دعا روحانی غذا اور حیاتِ انسانی کا مقتضٰی ہے بلکہ ہماری بقا کا ہر لمحہ اس کا مرہون منت ہے اس لئے اسلام نے ہر کام کی ابتداء میں دعاکی طرف توجہ دلا کر اس کی فرضیت کا اعلان کیا ہے۔انسان جب مضطر ہوکر تضرع اورابتہال کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے تو وہ اس کی پکار کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کو شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے اور اس طرح مضطر انسان کی تسلی و اطمینان کا سامان کرتاہے۔

دعا سے آج تک بڑے بڑے عظیم الشان اور جلیل القدر کرشمے ظہور میں آئے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام کو جماعتِ مومنین سیت بچا کر لائی تو دعا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے بال بال بچایا اور ارضِ حجاز تک پہنچایا تو دعا نے !

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے ساتھیوں سمیت سمندر سے گزارا تو دعا نے !

حضرت یونس علیہ السلام کو تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھا تو دعا نے !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی موت سے بچایاتو دعا نے !

حضرت نبی اکرم ﷺ کفار مکہ کے نرغہ اور محاصرہ سے نکالا تو دعا نے!

پھر دعا کی تاثیر میں کیا شبہ ہے؟

کیا دعا نے ظلمت کو روشنی سے نہیں بدلا ؟کیا دعا نے کمزوروں کوطاقت نہیں بخشی ؟ کیا دعا نے مومنوں اور مسلمانوں کو استقامت نہیں بخشی؟ کیا دعا نے ظالموں اور گمراہوں کو ہدایت نہیں دی؟ کیا دعا نے علم و معرفت کے خزانے نہیں کھولے؟

ان سب سوالات کا جواب مثبت میں ہے اس لئے دعا کی تاثیر سے ہر گز انکار نہیں کیا جاسکتا۔اس کا اثر آب آتش سے بڑھ کر ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کے وقت دل بریاں اور آنکھ گیلی ہو تو ایسی دعا یقینا قبول ہوگی ار اپنا اثر دکھلائے گی۔

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا — کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا — کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا